REGD. NO. 5254 (1) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ☆ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ
لاہور۔ پاکستان
یوم:۔ سہ شنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | ۳ ماہ ظہور ۲۷ ہش ۱۳ | ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ | ۳ اگست ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۷۵

کراچی میں کشمیر کمیشن کا پہلا اجلاس

کراچی ۲ اگست آج صبح کشمیر کمیشن کا پہلا باقاعدہ اجلاس منعقد ہوا جس میں حکومت پاکستان کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے پروگرام پر غور کیا گیا۔ کمشن کے ممبروں نے کل سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ اور مسٹر ڈ انڈلس گورنر صوبہ سرحد سے ملاقات کی۔ ابھی تک باضابطہ طور پر حکومت پاکستان کے ساتھ کمشن کی بات چیت شروع نہیں ہوئی امید ہے کہ کل یہ بات چیت شروع ہوگی۔

آج پاکستان کی ترقی اور قائداعظم کی درازئی عمر کیلئے دعا کی جائے۔

مسٹر لیاقت علی خاں وزیراعظم پاکستان کی اپیل

کراچی ۲ اگست مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے ایک بیان میں کہا۔ گزشتہ سال ۲۷ رمضان المبارک کو پاکستان کا یوم آزادی منایا گیا تھا۔ اس سال گو ہم ۱۴ اگست کو یوم آزادی منائینگے لیکن میں مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ ۲۶ رمضان المبارک (۳ اگست) کو بھی ہر جگہ اجتماعی طور پر مملکت پاکستان کی ترقی اور استحکام اور قائداعظم محمد علی جناح کی درازی عمر کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ نیز ان لوگوں کے لئے بھی دعائے خیر کریں جو حصول پاکستان کی راہ میں کام آئے یا جنہیں اس سلسلے میں نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

حیدر آباد سے عرب لیگ کی دلچسپی سے نئی دہلی میں تشویش

مشرق وسطی کے ممالک سے ہندوستان کے تعلقات خراب ہوجائینگے؟

نئی دہلی ۲ اگست عرب لیگ ریاست حیدر آباد کے ساتھ جس دلچسپی کا اظہار کر رہی ہے۔ اس سے نئی دہلی کے سرکاری حلقوں میں بہت پریشانی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ان حلقوں کا خیال ہے کہ اگر عرب لیگ نے حیدر آباد کی ناکہ بندی کا معاملہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا تو اس سے مشرق وسطی کے ممالک سے انڈین یونین کے دوستانہ تعلقات پر برا اثر پڑے گا اور گذشتہ ایک سال سے انڈین یونین ان ممالک سے تعلقات پیدا کرنے کی جو کوششیں کرتی چلی آئی ہے۔ وہ سب اکارت جائینگی۔

یہودی عرب مہاجرین کو پانچواں کالم سمجھتے ہیں

نام نہاد اسرائیلی حکومت کے وزیر خارجہ کا بیان

تل ابیب ۲ اگست۔ نام نہاد اسرائیلی حکومت کے وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا۔ امن کانفرنس سے علیحدہ طور پر میں فلسطین کے عرب مہاجرین کے مسئلہ پر بات چیت کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہوں۔ آپ نے کہا۔ میرے نزدیک یہ مہاجرین عرب حکومتوں کے پانچویں کالم کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ ان کی آبادکاری کے مسئلہ کو فلسطین کے فوجی اور اقتصادی پہلوؤں سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ واضح رہے کہ یو۔ این۔ او کے ایک نمائندے کے بیان کے مطابق فلسطین کے یہودی حصے سے آنیوالے عرب مہاجرین کی تعداد کم و بیش دس لاکھ ہے۔

عرب ممالک میں یو۔ این۔ او سے علیحدہ ہوجانے کا رجحان ترقی کر رہا ہے

مشہور مصری اخبار کا بیان

قاہرہ ۲ اگست۔ مشہور مصری اخبار "المصری" نے لکھا ہے کہ اتحادی اقوام پر عرب ملکوں کا اعتماد دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے حتیٰ کہ اب عرب ملکوں میں عام طور پر یہ خیال ترقی کر رہا ہے کہ انہیں مجلس اقوام متحدہ سے الگ ہو جانا چاہیئے

ڈاکٹر خانصاحب نظر بند کر دیئے گئے

پشاور ۲ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صوبہ سرحد کی حکومت نے سرحد کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر خانصاحب کو ضلع ہزارہ کے کسی نامعلوم مقام میں نظر بند کر دیا ہے حکومت پاکستان کے خلاف معاندانہ سرگرمیوں کی بناء پر یہ اقدام کیا گیا ہے۔

عرب مہاجرین کی مسئلہ سلامتی کونسل میں

لیک سیکسس ۲ اگست۔ آج رات سلامتی کونسل برطانوی نمائندے کی اس شکایت پر غور کرے گی کہ پانچ برطانوی افسروں کو یہودیوں نے گرفتار کر لیا ہے۔ اس اجلاس میں فلسطین کے عرب مہاجرین کے سوال پر بھی غور کیا جائے گا۔

ہتھیار لیکر چلنے کے پرمٹ

لاہور ۲ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ضلع لاہور میں ہتھیار لے کر چلنے کے جو پرمٹ جاری کئے تھے وہ منسوخ کر دئے ہیں۔ اب نئے سرے سے درخواستیں دی جائیں۔ ڈپٹی کمشنر کے پرسنل اسسٹنٹ اب خاص خاص صورتوں میں پرمٹ جاری کریں گے۔

ریڈیو پاکستان کا رسالہ "آہنگ"

پہلا پرچہ ۱۰ اگست کو شائع ہوگا

کراچی ۲ اگست معلوم ہوا ہے کہ ریڈیو پاکستان کا رسالہ "آہنگ" ۱۰ اگست سے شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔ اس رسالہ میں کراچی لاہور اور پشاور کے ریڈیو سٹیشنوں کے پروگرام شائع ہوا کریں گے۔

پسرور نارووال روڈ بند ہوگئی

لاہور ۲ اگست۔ پسرور۔ نارووال جنکشن سڑک اور نارووال کے درمیان کچی سڑک بارشوں کی وجہ سے خراب ہو گئی ہیں ۱۵ ستمبر تک مرمت کیلئے بند رہیگی

پاکستان میں ناجائز منافع بازوں کیلئے کوئی جگہ نہیں

لاہور ۲ اگست۔ بشیر احمد اخگر اسسٹنٹ ڈائرکٹر تعلقات عامہ نے موضع چہرواہ (ضلع سیالکوٹ) کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے لوگوں کو اناج کے حصول میں حکومت سے تعاون کرنیکی تلقین کی آپ نے کہا ذاتی منافع کے لئے غلہ چھپا رکھنا اور اس طرح ہزاروں لوگوں کو بھوک سے پریشان کرنا بدترین گناہ ہے پاکستان میں ایسے منافع بازوں کیلئے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیئے حکومت ایسے لوگوں کیخلاف سخت کاروائی کرے گی۔ اور ان کی ذاتی پوزیشن کا کوئی خیال نہیں کرے گی۔

حلقہ مزنگ اور نئی انارکلی کیلئے فائن کلاتھ

لاہور ۲ اگست۔ مزنگ اور نئی انارکلی کے راشننگ کارڈ والوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ کوآپریٹو سٹور دیو سماج روڈ لاہور سے ایک گز فی کس کے حساب سے ولائتی کپڑا خرید سکتے ہیں۔ بشرطیکہ انہوں نے یکم اپریل ۴۸ء سے اپنے راشننگ کارڈوں پر فائن کپڑا حاصل نہ کیا ہو۔ کورس کپڑا دوسرے ڈپوؤں سے خریدا جا سکتا ہے۔ خریدنے کی میعاد ۳ اگست سے ۱۲ اگست تک ہے۔

سحری اور افطاری کیلئے توپ چلانیکا انتظام

لاہور ۲ اگست معلوم ہوا ہے کہ اس سال رمضان کے مہینے میں پاکستان کے فوجی حکام نے دوسرے اسلامی ملکوں کی طرح سحری اور افطاری کے وقت کا اعلان کرنے کیلئے توپ چلانے کا انتظام کر رکھا ہے جن مقامات پر توپ کا انتظام نہیں تھا۔ وہاں پر گھگو بجائے جا رہے ہیں۔ توپ چلانے کا مشورہ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان ممدوٹ نے دیا۔ جسے پاکستانی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل گریسی نے فوراً منظور کر لیا چنانچہ راولپنڈی چھاؤنی میں باقاعدہ توپ چلائی جا رہی ہے لاہور چھاؤنی میں گھگو بجایا جا رہا ہے یہ رسم سارے پاکستان میں جاری ہو چکی ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

قومی ترقی میں عورت کا حصّہ

(از حفیظۃ الرحمٰن صاحبہ بنت حافظ عبد الرحمٰن صاحب بٹالوی)

جس طرح مرد قوم کی بنیادیں کوشش اور ہمت کے ساتھ استوار کر سکتا ہے۔ اسی طرح اور بالکل اسی طرح عورت بھی قوم کی بنیادوں کو مضبوط کر سکتی ہے۔ عورت گو کمزور ہے۔ مگر بغیر ارادے اور جد و جہد کے نہیں ہے اُس کی زندگی اُس کا ارادہ ہے اور اُس کی عزت اُس کا جوہر بہتر ہے۔

کوئی ہر قوم خواہ وہ کمزور ہے یا طاقتور ترقی کر نہیں سکتی جب تک اُس کے دونوں بازو برابر جد و جہد نہ کرتے ہوں۔ کوئی قوم مہذب نہیں ہو سکتی جب تک اُس کے مرد اور اُس کی عورتیں مذہب کی روشنی میں تہذیب یافتہ نہ ہوں۔ ہماری زندگی ایک گاڑی ہے۔ جس کے دونوں پہیوں کو برابر چلنا ہے۔ یہ عیاں ہے کہ گاڑی چل نہیں سکتی جب تک اس کے دونوں پہیے کام نہ کریں۔ اور یہ بھی کبھی دیکھا نہیں گیا۔ کہ گاڑی کا ایک پہیہ تو گھسٹ رہا ہو اور ایک تیزی سے بھاگا جا رہا ہو۔ کیا ایسا کبھی ہو سکتا ہے؟

نہیں ہرگز نہیں؟

گاڑی کے دونوں پہیوں کو خواہ اُن میں سے ایک کمزور ہو یا لکڑی کا بنا ہوا ہو ایک ہی رفتار پر چلنا ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح عورت و مرد کو ایک رفتار سے ہر جد و جہد میں ہر کوشش میں اور ہر دینی و دنیوی کام میں یکسانیت کو قائم رکھنا ہے۔

یہ تو ایک واضح امر ہے کہ مرد و عورت قوم کی بنیادیں بنانے والے دونوں ہی ہیں۔ مرد اکیلا قومی ترقی میں گامزن کب تک ہو سکتا ہے۔ جب کہ عورت قسمت کا حل بالکل خاموش اور بیکار بیٹھی ہو۔

ہمارا مذہب اسلام عورت کے حقوق اور آزادی کی ایک شاندار تشریح ہمارے سامنے آئینہ کی طرح رکھتا ہے۔

قرآن مجید ہمارا چونکہ حقیقی رہنما ہے۔ اس لئے ہم اس کی مدد سے ہر ممکن کوشش اور جد و جہد کر کے قوم کی ترقی میں مرد کے دوش بدوش چل سکتی ہیں۔ دوش بدوش چلنے سے یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ ہر وہ کام جو مرد کر سکتا ہے عورت بھی اسی طرح کر سکتی ہے ہاں بعض کام ایسے ہیں جو عورت اچھی طرح سے کر سکتی ہے اور بعض شعبے ایسے ہیں جن میں مرد عورت پر فوقیت رکھتا ہے۔ ہر کام میں مرد عورت پر فائق نہیں ہے۔ اور ہر کام میں عورت بھی مرد سے افضل نہیں ہے مثلاً مرد گھر کے کاموں میں اُکتا جاتا ہے جیسے خانہ شعاری اور بچے پالنا۔ اگر مرد کو چند منٹوں کے لئے بچے کو کھلانا پڑ جائے تو وہ گھبرا جاتا ہے۔ مگر عورت ہفتوں نہیں مہینوں بلکہ سالہا سال بچے کو پالتی ہے اور راتوں کی مشکلات کو برداشت کرتی ہے بلکہ اُس کا دل ایک لمحہ کے لئے قرار نہیں پکڑتا جب اُس کے کان اُس کے جگر گوشے کی بلبلاتی ہوئی آواز سنتے ہیں مگر اس میدان میں مرد کچھ نہیں کر سکتا۔ سوائے اُس کے کہ تنگ آ کر بچہ کو چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے۔ کیا عورت کا دل زیادہ قوی ہے؟ نہیں بلکہ اُس میں صانع فطرت نے صبر و تحمل کی ایک ایسی طاقت پیدا کی ہے جو اس قسم کے مواقع پر مرد سے بہت بڑھ کر ہے

پس بعض کام عورت زیادہ خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکتی ہے۔ اور یہ وہی کام ہیں جو شریعت کی قیود اور حد بندیوں کو قائم رکھتے ہوئے کئے جائیں

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

لا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا

"یعنی عورتیں اپنی زینت غیر محرم مردوں پر ظاہر نہ کریں سوائے ایسے حصّہ کے جو مجبوراً ظاہر کرنا پڑے" چنانچہ ایسا کام جو عورت سے یہ چاہتا ہے کہ مردوں کے ساتھ ساتھ اُن کے دوش بدوش کیا جائے وہ اوپر کی قرآنی شرط کے ماتحت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس صورت میں عورت کو اسلامی نظریات کو ترک کر کے مغربی طرز تمدن کی رَو میں بہنا پڑے گا۔

لیکن اسلام نے ایسے اصول بھی بتلائے ہیں۔ کہ جن پر چل کر عورت اپنی فطرت کے مطابق ترقی کر سکتی ہے۔ میں بتا چکی ہوں۔ کہ قرآن مجید عورت کے بارے میں ہمیں یہ اصول بتاتا ہے کہ ـــــ

لا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا
ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن

(سورہ نور رکوع ۹)

اس میں خدا تعالیٰ پردہ کا حکم دیتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس حکم کے پس پشت بھی ترقی ہی کی راہ کھول دی ہے۔ پردہ کی قیود پر قائم رہتے ہوئے وہ قربانی جو ہم مذہب اور قوم کے لئے کرنا چاہیں کر سکتے ہیں پردہ ہمیں ترقی سے نہیں روکتا۔ بلکہ دراصل آیت میں عورت کے فطری تقاضوں کے پیش نظر اس کے ساتھ رعایت ہے

چنانچہ ہر وہ کام عورت قومی ترقی کے لئے کر سکتی ہے جس میں اُس کی حیا اور اُس کا پردہ اُس کی نسوانیت قائم رہے۔ ہمارا مذہب اسلام ہمیں ہرگز یہ نہیں کہتا کہ ہم ہمیشہ ہی چار دیواری کے اندر مقید رہیں لیکن وہ یہ ضرور حکم دیتا ہے کہ اگر ہم باہر نکلیں تو باہر نکل کر بھی عورتیں ہی بنے رہیں مرد نہ بن جائیں۔ ہم علوم و فنون سیکھ سکتے ہیں مگر ہمیں اپنی نسوانیت کو کھو نہیں دینا چاہیئے۔ اگر ہم استثنائی حالات کے بغیر ملٹری پولیس وغیرہ میں کام شروع کر دیں تو ہماری زینت ظاہر ہوئے بغیر نہ رہے گی۔ اور ہمیں خواہ مخواہ خلاف شریعت چلنا پڑے گا۔

مندرجہ ذیل قربانیاں ایک عورت قومی ترقی کے لئے خدا اور حکم قرآن کے مطابق چل کر بآسانی کر سکتی ہے

(۱) تعلیم یہ ایک ایسی چیز ہے جس سے ہم اپنی قوم کی مدد کر سکتے ہیں اور اسلام کی حدود میں بھی رہ سکتے ہیں تعلیم حاصل کرنا ہر مرد و عورت کے لئے یکساں فرض ہے

حدیث شریف میں آتا ہے

"العلم فریضۃ لکل مسلم و مسلمۃ"

عورت کی تعلیم اتنی ہی ضروری ہے جتنی ایک مرد کے لئے ضروری ہے۔ عورت کی تعلیم اس سے صرف یہ نہیں مانگتی کہ وہ کوئی سروس کرے یا شہرت حاصل کرے۔ بلکہ اُس کی تعلیم کا سب سے بڑا یہ فائدہ ہے کہ وہ علمی طور پر ترقی کرے۔ اپنی قوم کی بنیادیں مضبوط کرے۔ اگر وہ اپنے بچوں کی صحیح معنوں میں تعلیم و تربیت کرے گی۔ تو قوم کی بنیادیں انشاء اللہ پختہ صورت اختیار کر جائیں گی۔ سو سب سے بڑی خدمت جو ایک عورت اپنی قوم کی کر سکتی ہے۔ وہ اپنی اولاد کی بہترین پرورش اور نیک تربیت ہے۔ اور یہ وہ چیز ہے جو عورت گھر میں رہ کر بہتر کر سکتی ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے **وقرن فی بیوتکن**

جس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کی اصل قرارگاہ گھر ہے جس خوش اسلوبی سے عورت گھر پر رہ کر بچوں کی تربیت کر سکتی ہے۔ وہ گھر کی چار دیواری سے نکل کر نہیں کر سکتی۔ عورت ایک مچھلی کی طرح ہے جس کی قرارگاہ پانی ہے۔ پس گو وہ استثنائی طور پر پانی سے باہر نکل آتی ہے مگر اُس کی بہترین زندگی پانی میں ہی رہنا ہے۔ حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا کہ وہ عورت جو اولاد اور خصوصاً لڑکیوں کی اعلیٰ تربیت کرتی ہے، وہ جنت کی وارث ہو گی جس میں یہ اشارہ ہے کہ لڑکیوں نے بھی ایک دن مائیں بننا ہے۔ اس لئے اُن کو بہترین تربیت ملنی چاہیئے تا وہ نیک تربیت حاصل کر کے آگے اپنی اولاد کو بھی نیک تربیت کر سکیں گی

(۲) دوسری خدمت جو ایک عورت اپنی قوم کے لئے کر سکتی ہے وہ تبلیغ ہے

تبلیغ ایک ایسی چیز ہے جس کو عورت طبقہ نسواں میں بدرجہ اولیٰ سرانجام دے سکتی ہے۔ عورت کو مرد اتنی اچھی طرح تبلیغ نہیں کر سکتا جتنی اچھی طرح سے عورت دوسری عورت کو تبلیغ کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے پس جب کہ عورت کی اصلاح عورت کے ذریعہ سے ہی اچھی طرح سے ہو سکتی ہے تو اُن کو یہ کام اپنے ذمہ لینا اپنی قوم کی ترقی میں حصّہ لینا ہے۔ عورت باہر کے ممالک میں بھی تبلیغ کر سکتی ہے اور ایک مبلغ مرد کی بہترین طور پر مدد کر سکتی ہے

(۳) تیسری خدمت یہ ہے۔ کہ عورت جہاد میں حصّہ لے سکتی ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتوں نے وہ وہ کارنمایاں کئے جن کو پڑھ کر آج کی تاریخ شرمسار ہے۔ وہ عورتیں بھی ناتواں صنف نازک تھیں مگر ان کا ارادہ ایک ایسی چٹان کی طرح تھا جس کو توڑا نہ جا سکتا تھا۔ اُن کی قربانیاں اتنی شاندار تھیں کہ ابھی تک اُن تک ہماری رسائی نہ ہو سکی مگر یہ ناممکن بھی نہیں۔ کیونکہ وہ بھی عورتیں تھیں اور ہم بھی عورتیں ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ وہ اپنی کوشش اور قوم سے والہانہ محبت میں ہم سے کہیں آگے نکل چکی تھیں۔

بے شک عورت مرد کی طرح تلوار کے جہاد میں دشمن سے مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ اول تو نسبتاً قویٰ کی کمزور ہے دوسرے اس کے ساتھ پردہ کی حد بندیاں بھی ہیں اس لئے عام حالات میں وہ جہاد میں مرد کے مقابلہ میں نہیں آ سکتی۔ قدرت نے اپنی حکیمانہ مصلحت کے ماتحت اُسے فطرتی طور پر کمزور اور ناتواں بنایا ہے۔ بعض مستثنیٰ بھی ہیں۔ مگر عورت تقریباً فطرتاً ایسی کمزور دل اور کمزور قویٰ والی واقع ہوئی ہے۔ کہ عام حالات میں میدان جنگ میں مٹھ بھیڑ کے قابل نہیں ہے۔ مگر وہ یقیناً جہاد میں کام کر سکتی ہے۔ جس کی اسلامی شریعت اور اس کی فطرت اس لئے اجازت دیتی ہے مثلاً مرہم پٹی کرنا۔ پانی مہیا کرنا۔ کھانے کا انتظام کرنا۔ تیر وغیرہ پکڑانا وغیرہ وغیرہ

(۴) مگر عورت کا قلمی جہاد بہترین جہاد ہے۔ وہ عورت جس کو خدا تعالیٰ علمیت و قابلیت میں ترقی دے اسے چاہیئے کہ وہ اپنی قلم سے اپنے مذہب اور اپنی قوم کی ہر ممکن مدد کرے قلم سے مدد کرنا بھی ایک خدمت ہے جس میں دماغ اور وقت خرچ ہوتا ہے عورت کو اپنے خیالات وقف کرنے پڑتے ہیں اور ہر ممکن کوشش سے اپنے مذہبی نقطہ نگاہ کو عوام پر ظاہر کرنا ہوتا ہے یہ تبلیغ کا بہترین طریقہ ہے اس جہاد میں عورت اپنی زینت، پردہ، نسوانیت کی پوری طرح حفاظت کر سکتی ہے۔

(۵) پانچواں کام یہ ہے کہ عورت قوم کی خاطر اپنے نونہال بچوں کو وقف کرے یہ بھی اُس کی شاندار قربانی ہے جو قوم کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ ہمارے پاس صحابیات رضی اللہ عنہن کی زندہ اور شہری مثالیں موجود ہیں جنہوں نے اپنے نازک پودے اور نو شگفتہ پھول شاخوں سے کاٹ کر اسلام کی ترقی کی خاطر شہادت کی بھینٹ چڑھا دیئے کیا وہ عورتیں نہیں تھیں کیا ان کے سینوں میں دل نہیں تھا؟ انہوں نے ایسی قربانیاں کیں جو تا قیامت زندہ اور سنہری حروف میں ہمارے دلوں پر نقش رہیں گی اس لئے ہر وہ ماں جو اپنے بچے کو مذہب اور دین سکھا کر قوم کی خاطر وقف کرتی ہے وہ قوم کی ترقی میں ایک اعلیٰ حصہ لیتی ہے۔

(۶) عورت قومی ترقی میں اس طرح بھی حصہ لے سکتی ہے کہ وہ مرد کو نیکی کی ترغیب دے وہ مرد کے ساتھ نیکی کے کاموں میں تعاون کرے اگر دونوں میں تعاون نہ ہو تو اس کشتی کا انجام کچھ نہ ہو گا۔ اگر کسی عورت کا خاوند، باپ یا بھائی دینی امور میں سست اور کاہل ہے تو اس کا یہ فرض ہے کہ وہ انہیں نیک کاموں پر آمادہ کرے اور ہر ممکن کوشش سے قومی ترقی میں اس کا ہاتھ بٹائے اور اگر مرد کوئی نیک قدم اٹھانے لگے تو عورت اُسکی مددگار بنے حق یہ ہے کہ مردوں کے ساتھ عورتوں کا تعاون نہ ہو تو ان کا کام ادھورا رہ جاتا ہے۔ پس مردوں کے ساتھ نیکی کے کاموں میں تعاون کرنا بھی عورت کیلئے ایک بھاری خدمت ہے

بالآخر دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہر احمدی عورت کو حدود اللہ کے مطابق قومی ترقی میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

روزنامہ الفضل
۳ راگست ۱۹۴۸ء

برطانوی لیبر حکومت

برطانوی دارالعوام میں مسٹر چرچل کی بحث کا جو جواب مسٹر ایٹلی نے دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہو کہ برطانیہ کی موجودہ لیبر حکومت انڈین یونین کی بے حد دلدادہ ہے اور ہر طرح سے اس کی جائز و ناجائز طرفداری پر تلی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسٹر ایٹلی سے مسٹر چرچل کی کسی بات کا جواب بن نہیں آیا اور آپ کی کوشش دوران بحث یہی رہی ہے کہ جدید عائد کردہ الزامات کو باتوں میں اڑا دیا جائے۔ آپ مسٹر چرچل پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے صرف ایک طرف کی کہانی سنی ہوئی ہے۔ دوسری طرف نظر نہیں ڈالی۔ لیکن آپ اس کے باوجود دوسری طرف کی کہانی پیش کرنے سے بالکل ناقابل ہیں۔ آپ کی باتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ ہند کے خلاف کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں یہ ذہنیت اس حقیقت کو بے نقاب کر رہی ہے کہ شروع سے لیبر حکومت ہند کی بے جا حمایت کرتی چلی آئی ہے۔ اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے جو کچھ تقسیم کے دوران میں پاکستان کو نقصان پہنچایا ہے۔ وہ لیبر حکومت کے ایما پر پہنچایا ہے اور لیبر حکومت ہی کی شہ سے انڈین یونین ان غلط کاریوں کی مرتکب ہو رہی ہے۔ جو اپنے اندر ہٹلریت کی شان رکھتی ہیں۔

برطانوی لیبر حکومت انڈین یونین کی حمایت کیوں ضروری سمجھتی ہے۔ ہم اس کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتے۔ لیکن اتنا ضرور عرض کریں گے کہ مسٹر ایٹلی ہند کے متعلق بعض غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔ وہ یونین کو برطانوی دولت مشترکہ میں رکھنے کے لئے ہر طرح کا جتن کر رہے ہیں۔ اور ہند یونین برطانیہ کی اس کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتا چلا جارہا ہے۔

ہماری دانست میں برطانیہ جو کمزوری اس وقت انڈین یونین کے متعلق دکھا رہا ہے۔ اس کا نتیجہ وہی برآمد ہوگا جو ہٹلر کے مطالبات زیکوسلواکیہ وغیرہ کے علاقوں کے متعلق کمزوری دکھا کر ہوا تھا۔ لیبر حکومت اسی طرح آج انڈین یونین کی حیدرآباد کشمیر اور پاکستان کے خلاف جارحانہ پالیسی کی حمایت کر رہی ہے۔ جس طرح اس نے ہٹلر کی جارحانہ پالیسی کو روا رکھا تھا۔

دوسری مثال جاپان کی ہے۔ برطانیہ اور امریکہ ہی نے جاپان کو چین میں جارحانہ پالیسی اختیار کرنے کی حمایت کی تھی۔ اس کا نتیجہ ویسا ہی ہوا۔ جو ہٹلر کو شہ دینے کا ہوا۔ اب برطانیہ انڈین یونین کی صورت میں اسی قسم کا تیسرا تجربہ کرنا چاہتا ہے کہ گاندھی یونین پر ہر قسم کی پابندی رکھے بغیر شروع ہی میں اپنے دانت دکھانے شروع کر دیئے ہیں۔

ہم برطانوی پالیسی کی گہرائیوں میں تو نہیں جاسکتے لیکن اتنا ضرور عرض کریں گے کہ یہ بہت ممکن ہے کہ کسی وقت برطانیہ کو دوسرے جاپان سے واسطہ پڑے۔

ہم ہند یونین کے ارباب اقتدار کی توجہ بھی اس طرف دلانا چاہتے ہیں کہ اسے لیبر حکومت کی خود غرضانہ حمایت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ایسی راہ نہیں اختیار کرنی چاہئے جو کل ان کے لئے بعد میں اس کے لئے خطرناک ثابت ہو اور اس کا حشر بھی وہی ہو جو جرمنی اور جاپان کا ہوا۔

وفاداری مجو ز بلبلان چشم
کہ ہردم برگل دیگر سرائیند

ہند یونین کے قیام استحکام کے لئے یہی پالیسی اچھی ہے کہ وہ امپیریلسٹ بننا چھوڑ کر اپنے ہمسایوں کے ساتھ محبت اور ارتباط کا طریق اختیار کرے اور آپ بھی جئے اور دوسروں کو بھی جینے دے۔

قیادت

آپ نے دیکھا ہوگا کچھ سوسائٹی میں ایسا کوئی نہ کوئی افلاطونی شان کا انسان ضرور ہوتا ہے۔ جس کا تکیہ کلام یہ ہوتا ہے کہ میں نے پہلے نہیں کہہ دیا تھا۔ "دیکھا ہماری بات ہی سچی نکلی" "اگر ہمارا کہنا مان لیتے تو آج یہ روز بد دیکھنا کیوں پڑتا"۔

"اخبار تسنیم" کی افتتاحی اشاعت میں مودودی صاحب کا جو نہایت حقائق افروز مقالہ "مسلمان آج کس حال میں ہے۔ اور اب اس کو کیا کرنا چاہئے" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے وہ کم و بیش کچھ اسی قسم کی غیر معمولی ہمہ دانی کے زیر اثر لکھا گیا ہے جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ خود عنوان پکار رہا ہے کہ "دیکھا مسلمان کا آج پاکستان بنا کر کیا برا حال ہو گیا ہے۔ اب بھی ہماری بات مان لے تو ظفرہ دریچ جائے ورنہ ......"

اب اس مرد خدا کو کون سمجھائے کہ ساحل پر بیٹھنے والے کے لئے طوفانی تھپیڑوں سے لڑنے والوں پر آوازے کسنا اور بات ہے۔ اور خود طوفان میں گھر جانا اور بات ہے۔ سفینہ کو بچا کر نکلنا اور ساحل کی طرف لانا اور بات ہے۔ سبک سار ساحل کے لئے تو کامل سلامتی کا تصور ہی ذہنی عیاشی کے لئے کافی ہوتا ہے۔ لیکن ان ہلاکتوں کو "شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل" سے براہ راست واسطہ پڑا ہو اور جن کو طوفان زدہ پانی کی ایک ایک بوند کو ناپ تول کر طے کرنا پڑا ہو وہ اگر "کجا دانند حال ما سبک ساران ساحلہا" کے خیال سے سبک ساران ساحلہا کے طنز و طعن کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف مہم کو سر کرنے میں مصروف رہیں تو کونسی جائے حیرت ہے۔ ان کے سامنے تو کامیابی و کامرانی کے مناظر ہی اور ہوتے ہیں بعض وقت تو ان کو غرق ہو جانا ہی دریا کا کنارہ معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ اسی کو انتہائے کامیابی جانتے ہیں۔ عمل کی زندگی کچھ ہوتی ہی ایسی ہے کہ بعض وقت "احد احد" کا ورد کرتے ہوئے ہی جان رفیق اعلیٰ کو سونپ دینا پڑتی ہے۔ ایسے ہی لوگ بعض وقت پکار اٹھتے ہیں۔ ؎

ہنستے ہو کنارے پہ بیٹھے ہوئے نادانو
ہم ڈوبنے والوں کو ہر موج کنارہ ہے

عمل اور نظریہ میں جو فرق ہے وہ وہی فرق ہے جو ایک ایک اینٹ چن کر جھونپڑی تیار کرنے میں اور یکدم خیال میں ہوائی قلعہ تیار کر لینے میں جو شخص محنت کر کے جھونپڑی بنانے پر کامیاب ہو جاتا ہے۔ وہ کسی وقت محل بنانے پر بھی کامیاب ہو سکتا ہے۔ لیکن جو صرف ہوائی قلعے بناتا رہتا ہے اور ان کی خیالی رنگینیوں میں محو ہوتا ہے۔ وہ کبھی ایک جھونپڑی بھی نہیں بنا سکتا۔

مودودی صاحب نے زیر بحث مقالہ میں جو کثرتی نقطہ چینی مسلم لیگی قیادت پر کی ہے وہ اتنی ہی کھوکھلی اور بے بنیاد ہے جتنی کہ ایک خیالی محل بنانے والے کی نقطہ چینی حقیقی جھونپڑی کے بنانے والے پر ہوسکتی ہے۔ آپ کے خیال میں ہندوستان میں اسلام کا محل تیار کر لینا اتنا ہی آسان تھا جتنا کہ آدمی اپنے خیال میں قلعوں پر قلعے بناتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے جو جھونپڑی مسلم لیگی قیادت سے بن پڑی ہے وہ ان کے مزاج کے قطعی موافق نہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ قائداعظم اور دیگر مسلم لیگی زعماء کو فوراً کسی سحر سے خلفائے راشدین بن جانا چاہئے تھا اور اسی طرح مسلمانوں کو قرون اولیٰ کے مسلمان ......

...... وہ بہتر قیادت کے لئے جگہ خالی کر دینی چاہئے تھی۔ سوال یہ ہے کہ وہ بہتر قیادت کہاں پڑی سو رہی تھی وہ کیوں نہ آگے آئی اور اب وہ قیادت کہاں ہے۔ کیوں نہیں آگے آتی۔ اگر آپ کے دل میں ذرہ بھی خوف خدا ہوتا تو آپ یہ مقالہ ہرگز نہ لکھتے اور اس کی بجائے مدافعتی کچھ کر کے دکھاتے اگر آپ کے پاس اس کا کوئی گر تھا۔ جواب موجود ہے۔ کہ ہم تو زیادہ سے زیادہ عجیب چیلنج کر سکتے ہیں نہ خود کچھ کریں گے اور نہ دوسروں کو کچھ کرنے دیں گے۔ کیونکہ وہ ہمارے معیاری نقشہ کے مطابق تعمیر نہیں کرتے اور چونکہ ہم محل جھونپڑی کی بجائے شیش محل نہیں بناتے۔ اس لئے ہم جھونپڑی بھی نہیں بنتے دیں گے۔ بلکہ ہم تو یہ بہتر سمجھتے ہیں کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری

مسلم لیگی قیادت کی جو کوتاہیاں بے تدبیریاں اور غفلت شعاریاں مودودی صاحب نے گنائی ہیں اگر ان کے مقابلہ میں ان رکاوٹوں کا مطالعہ بھی فرماتے جو راستہ میں حائل تھیں تو شاید کسی قدر خدا ترسی آپ کے دل میں راہ پا جاتی۔ مسلم لیگ نے یہ بے بسیاں اور رکاوٹیں اپنے راستے میں خود پیدا نہیں کی تھیں جس قدر انسانی وسعت تھی۔ اس نے ان رکاوٹوں اور بے بسیوں پر قابو پانے کی کوشش کی۔ ایسے قابل رحم حالات پر تو دشمنوں کا دل بھی پسیج جاتا ہے لیکن بعض اشخاص اپنی سبقت جتانے کے لئے زخم پر نمک چھڑکنا ہی جانتے ہیں

دوسری باتوں کو جانے دیجئے۔ ہندو سکھ تو خیر تھے ہی اور دشمن مودودی صاحب ذرا بتائیں کہ خود مسلمان کہلانے والی بعض جماعتوں اور افراد نے کیا کیا؟ خود آپ نے کیا کیا؟ قائداعظم کو بیرونی طاقتوں کے ساتھ خود گھر کے بھیدی لنکا ڈھانے کی قسم کے لوگوں سے بھی نبرد آزما ہونا پڑا۔ جب ایسے لوگ بھی جن پر کشتی کو طوفان سے بچانے کی امید تھی طوفان کے ساتھ مل جائیں تو نا خدا کیا کرتا۔ ایسی اندرونی اور بیرونی معاندانہ طاقتوں کے علی الرغم اگر قائداعظم نصف سے زیادہ سواریوں کو کنارے لگانے پر کامیاب ہوگیا ہے۔ تو یہ قابل تعریف ہے یا قابل مذمت؟

آخر مودودی صاحب بتائیں کہ ان کے پاس کونسا جادو تھا جس سے سارے کا سارا جہاز کنارے لگ سکتا تھا۔ اور اس طریق کی کامیابی کے کیا امکانات تھے۔ محض "یوٹوپیا" کی رٹ لگانے سے تو "یوٹوپیا" نہیں بن جاتا۔

اگر آپ کے پاس وہ معجزہ تھا تو آپ نے کیوں وہ معجزہ نہ دکھایا۔ جو کچھ ہماری سمجھ میں آتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مودودی صاحب کو اب یہ دکھ ہے کہ یہ چھ سات کروڑ مسلمان بھی ہندوانہ استبداد کے پھندے سے کیوں بچ نکلے ہیں۔ مودودی صاحب فرماتے مسلمانوں نے آپ کی بات نہ مانی سوال یہ ہے کہ آپ مسلمانوں سے اپنی بات نہ منوا سکے۔ (باقی)

تحریک جدید کے فوجی مجاہد نے جس کا تحریک جدید میں معہ اس کے خاندان کے ۱۰/۹ کا وعدہ تھا۔ تحریک جدید کی اہم اور تبلیغی فوری ضروریات کے پیش نظر نیا وعدہ فوری کر کے ادا فرما دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء آپ بھی فوری توجہ فرمائیں

وکیل المال تحریک جدید

دُنیا کے کناروں تک ——— افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

مختصر رپورٹ سیرالیون مشن

بابت ماہ مئی ۱۹۴۸ء

۷۔ افراد داخل احمدیت ہوئے الحمدللہ زد فزد

از مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری سیرالیون مشن

دورے

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی نے فری ٹاؤن کا دورہ کیا۔ جہاں دو ہفتہ قیام کیا۔ مئی کے آخر میں مکرم جناب مولوی محمد صدیق صاحب امیر جماعتہائے سیرالیون اور مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل نے "نگبورکا" "مشوٹوکا" اور "میکالی" مقامات کا دورہ کیا۔ مکرم خلیل صاحب نے ایک سفر فری ٹاؤن تک کا کیا۔

تبلیغ و تبشیر و تعلیم و تربیت

مبلغین صاحبان اپنے دوروں اور مقامی جگہوں پر قیام کے دوران میں تبلیغ و تبشیر اور تعلیم و تربیت میں بدستور مشغول رہے مکرم خلیل صاحب فری ٹاؤن آنے اور جانے وقت گاڑی میں اور فری ٹاؤن کے قیام کے دوران میں وسیع پیمانہ پر تبلیغ کرتے رہے۔ ٹریکٹ تقسیم کئے اور لٹریچر فروخت کیا مکرم صوفی صاحب بھی شہر میں انفرادی طور پر خوب تبلیغ کرتے رہے اور احمدی احباب کی تعلیم و تربیت میں مشغول رہے سلسلہ کی کتب بھی فروخت کیں نیز "روکوپر" میں صبح کی نماز کے بعد قرآن مجید کا درس دیتے رہے اور مغرب کی نماز کے بعد ۵۔ افراد کو لیسرنا القرآن کی تعلیم دیتے رہے اس کے علاوہ مشن میں ایک لڑکا آیا ہے اسکی دینی اور دنیوی تعلیم و تربیت کا انتظام بھی کیا۔

خاکسار "باڈو" میں حسب پروگرام عمل کرتا رہا۔ تبلیغ و تبشیر تعلیم و تربیت اور جماعت کی تنظیم کی صبح و شام وعظ و نصیحت بھی کرتا رہا۔ چند جماعتی قضیئے فیصل کئے۔ اور ۴۔ افراد (دو مرد و دو عورت) کو لیسرنا القرآن کی باقاعدہ تعلیم دیتا رہا صوبہ کی تقریباً دس جماعتوں کا دورہ کرنے کے لئے یہاں سے مسٹر عقیل بتیجان صاحب لوکل مبلغ کو روانہ کیا۔ جو تسلی بخش طور پر کام کر رہے ہیں۔

مکرم خلیل صاحب گورنر کی گارڈن پارٹی میں

مکرم خلیل صاحب اس ماہ گورنر صاحب کی گارڈن پارٹی میں شامل ہوئے دو دفعہ گورنر صاحب سے ملاقات کی۔ اور دیگر بڑے بڑے افسران سے بھی تعارف ہوا۔ نیز اخبار کے نمائندوں، چیفوں اور پیرامونٹ چیفز سے بھی ملے۔ یہاں ایک بڑے پیر صاحب اور اس کے ساتھیوں کو خوب تبلیغ کی اور مسجد احمدیہ دیکھنے کی دعوت دی۔ چنانچہ ایک صاحب آئے اور مکرم امیر صاحب سے بحث کرتے رہے ان کو عربی کتب استفتاء اور البشریٰ تحفتاً دی گئیں اور ان کی خاطر تواضع کی۔ نیز اس کے دو تین عربی مضامین انگریزی میں ترجمہ کر کے شائع کئے۔

سکولز

مکرم امیر صاحب نے نگبورکے سکول کا معائنہ کیا اور ضروری ہدایات دیں۔ نیز چند نئے ڈیکس بنوائے۔ مکرم صوفی صاحب "روکوپر" سکول کو ترقی دینے میں ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کامیاب کرے عرصہ زیر رپورٹ میں سکول باغ کو بہتر بنانے کے لئے پھل اور پھلوں والے پودے زراعتی محکمہ کی معرفت منگوائے گئے جس سے باغ اچھا ہو گیا۔ باغ کے اردگرد لکڑی کی باڑ بھی بنوائی گئی۔ اور سکول کے لئے چار عدد "سکرینیں" بنوائی جا رہی ہیں۔ مکرم صوفی صاحب روزانہ ۷ گھنٹے سکول کی نگرانی وغیرہ کے لئے دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سکول کو کامیاب کرے۔

مبلغین حتی الوسع خدمت خلق میں بھی مصروف رہے اور ایسے ہر موقعہ سے فائدہ اٹھایا ساتھ ساتھ تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ مشنوں میں آنے والے زائرین اور مہمانوں کی خاطر تواضع کی جاتی رہی۔ اور ان کو ضروری معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ ایسے زائرین و مہمانوں کی تعداد تقریباً تیس ہے۔ اس ماہ مکرم امیر صاحب نے اپنے بچے کا عقیقہ کیا۔ جو احمدی و غیر احمدی دوستوں کے علاوہ عیسائی دوستوں میں بھی تقسیم کیا گیا "بو" مرکزی سکول میں روزانہ آنے والے زائرین (سرکاری و غیر سرکاری) کو تبلیغ بذریعہ ٹریکٹس اور مذہبی گفتگو کی گئی۔ "بو" سکول میں خدا کے فضل سے طلباء کی تعداد روزانہ بڑھ رہی ہے اور کام تسلی بخش طور پر جاری ہے مکرم صوفی صاحب نے فری ٹاؤن قیام کے دوران میں کئی دوستوں کو مل کر اپنے بچے احمدیہ سکول "روکوپر" میں بھجوانے کی تحریک کی جس میں انہیں کامیابی ہو رہی ہے اور "روکوپر" سکول میں بھی طلباء کی تعداد روز افزوں ہے مکرم صوفی صاحب نے مقامی پیرامونٹ چیف (روکوپر) سے سکول وغیرہ کے لئے لیز کے بارے میں گفتگو کی اور جب چیف مذکور فری ٹاؤن گیا۔ تو فری ٹاؤن کے "تمنی" چیف کی وساطت سے اس سے درخواست کی۔ کہ سکول کے لئے نیز مشن ہوس کے لئے لیز دے دے۔ گو اس نے مشن ہاؤس کے لئے لیز دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن مسجد کے لئے جگہ دینے کو تیار نہ تھا۔ اس روز تقریباً نصف گھنٹہ کی جرح کے بعد اور "تمنی" چیف کی سفارش پر چیف اسبات پر راضی ہو گیا کہ ہم مشن ہاؤس والی زمین میں جو بہت وسیع ہے۔ مسجد بھی بے شک بنا لیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس ماہ سے تمنی چیف آف فری ٹاؤن نے صوفی صاحب مکرم کی درخواست پر ماہوار دو شلنگ چندہ دینا قبول کیا۔

متفرق

مکرم خلیل صاحب اور مکرم امیر صاحب مئی کا تقریباً سارا مہینہ درد گردہ کی وجہ سے بیمار رہے تاہم لوکل ڈاک کا جواب دیتے رہے نیز دیگر سرگرمیوں میں بھی جس قدر صحت نے اجازت دی حصہ لیتے رہے۔ مکرم خلیل صاحب نے تین مضمون لکھے اور

۱۸۔ آفیشل و غیر آفیشل خطوط کے علاوہ

مکرم صوفی صاحب نے باقاعدہ گامبیا سے آنیوالے دو خطوط کا جواب دیا جس میں سے ایک بڑے مضمون کی شکل میں تھا۔ خاکسار نے دو مضمون برائے الفضل اور ایک برائے سن رائز لکھا۔ اور ۷۰ آفیشل و غیر آفیشل خطوط لکھے۔

مبلغین نے تقریباً ۵۰۰ میل سفر طے کیا۔ جس میں سے تقریباً نصف بذریعہ لاری ۲۵ میل پیدل اور بقیہ بذریعہ ٹرین۔ طے کیا گیا۔

نومبائعین عرصہ زیر رپورٹ میں ۷ کس داخل احمدیت ہوئے حضور (اقدس) ایدہ اللہ اور بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی ترقی ایمان اور استقلال کیلئے دعا فرماویں۔ نیز مکرم مولوی محمد صدیق صاحب خلیل کہ دونو عرصہ سے بعارضہ درد گردہ وغیرہ عوارض سے بیمار ہیں کے لئے بھی دعائے صحت فرماویں۔

بخاری کی ایک حدیث

ارشاد النبی

از مکرم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

ہیں آٹھ مہلکات بچو ان سے بھائیو	شرک خفی جلی کے نہ نزدیک آئیو
ہر گز کبھی عقوق نہ ہو والدین سے	بلکہ رہیں تمہاری حفاظت میں چین سے
پھر کبر و ناز و فخر و تبختر کو چھوڑ دو	ایسا نہ ہو کہ رُخ کسی بھائی سے موڑ لو
قتل و زنا سے ان کے مبادی سے بھی بچو	دونو گناہ کبیرہ ہیں تم دور ہی رہو
سُود و سؤر حرام ہیں اکل حلال ہو	مال یتیم کی بھی حفاظت کمال ہو
تہمت لگا کے دل نہ دکھاؤ کہ مؤمنات	پاکیزہ خو ہیں اور بُرا قذف محصنات
جب ہو جہاد اصغر و اکبر تو دیکھنا	میداں سے پیٹھ پھیر کے ہر گز نہ بھاگنا

اکمل رسولِ حق کی اطاعت نصیب ہو

اور یوم آخرت کو شفاعت نصیب ہو

حیدر آباد (دکن) کے احمدی احباب کیلئے درخواست دعا

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ریاست حیدر آباد کے تمام احباب جماعت اور خود حیدر آباد ریاست کی حفاظت اور سلامتی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے یہ ملک ان دنوں ہندوستانی گورنمنٹ کے نرغے میں ہے اور اس کی طرف سے ناکہ بندی کے نتیجہ میں وہاں کے حالات تشویشناک ہیں۔ میرے تمام عزیزوں اور جماعت سکندر آباد کے لئے بھی خاص طور سے دعا کی جائے۔

(زینب بیگم اہلیہ محمود الحسن لاہور بنت سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن)

درخواست دعا ۔ اہلیہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر بیمار ہیں۔ ان کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(۲) خاکسار کے چچا فضل الٰہی صاحب عرصہ دراز سے دماغی عارضہ سے بیمار ہیں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔ (محمد اشرف واقف زندگی)

پاکستان اور بلادِ عرب کے تعلقات

(مترجمہ مکرم جناب محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ)

بغداد کا اخبار الاتحاد اپنی ۲۰-۶-۴۸ کی اشاعت میں پاکستان کے متعلق رقمطراز ہے کہ:-

حکومت ہند کا شر انگیز پراپیگنڈا

مصر میں ہندوستانی سفارت خانہ کی طرف سے ایک پمفلٹ صوت الہند (ہند کی آواز) کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ جس میں حکومت حیدرآباد اور حکومت پاکستان پر حملے کئے گئے ہیں۔ اول الذکر پر ہندو اکثریت کو کچلنے کے منصوبہ کا الزام لگایا ہے۔ اور موخر الذکر کو حکومت حیدرآباد کی امداد کرنے اور ہندیونین کے خلاف اکسانے کا متہم کیا ہے۔ اس پمفلٹ میں ہندیونین نے حیدرآباد میں ۸۰ فی صدی ہندو آبادی کا دعوے کرتے وقت کشمیر کی ۸۰ فی صدی مسلم آبادی کو نظر انداز کر دیا۔ اس کے علاوہ حکومت حیدرآباد کو بڑی دھمکیاں دی گئی ہیں۔ اس دیرینہ دشمنی کو دیکھتے ہوئے جو مشرکین ہند کو ہمارے مسلمان بھائیوں سے ہے۔ جس کی بناء پر وہ مسلمانوں کو ہندوستان میں ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ہم اس پمفلٹ کو چنداں اہمیت نہیں دیتے۔ البتہ ہم اس بات سے حیران ہیں کہ حکومت مصر نے جو مشرقِ اسلامی کی زعیم ہے اپنے ملک میں اس قسم کے بے بنیاد اور شر انگیز بیانات کو شائع کرنے کی اجازت کیوں دیدی۔ اور عرب حکومتوں کی طرف اس پمفلٹ کے نسخے بھیجنے کی انہیں جرأت کیونکر ہوئی۔ ہمیں افسوس ہے کہ مصر نے ان دینی تعلقات سے بے رخی برتی ہے جو اسے پاکستان اور حیدرآباد کی مملکت سے مرتبط کئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ یہ دونو حکومتیں اسلامی ممالک سے دوستانہ تعلقات اور ہر تکلیف اور خوشی میں ان کے ساتھ شرکت کے جذبات ظاہر کرتی رہتی ہیں۔ اور اسلام کے قبلہ اولی بیت المقدس کی حفاظت کے لئے عربوں کی مالی امداد کرنا چاہتی تھیں۔ حکومت مصر کا فرض ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے ہوا ایسے پراپیگنڈا کو روک دے جو مشرکین ہند کے طوقِ غلامی سے آزادی حاصل کرنے کیلئے اسلامیانِ ہند کی تحریک کے خلاف ہو۔ اسے ہندوستانی سفارت کو تنبیہ کر دینی چاہیئے کہ حکومت مصر ان دونو اسلامی حکومتوں پر کسی زیادتی کو برداشت نہیں کرے گی۔ جب کہ وہ اس دہشتی حکومت سے الحاق نہیں چاہتیں جس نے لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کو صرف اس وجہ سے تہ تیغ کر دیا کہ وہ مسلمان تھے۔ حکومت ہند کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے قتلِ عام نے عالم اسلامی کو بے چین کر دیا ہے۔ کیا اب حکومت ہند ان کے اپنے وطن میں اس قسم کا پراپیگنڈا کر کے مسلمانوں کے دلوں پر مزید زخم لگانا چاہتی ہے۔ ہندیونین نے مسلمانوں کے احساسات کا بالکل غلط اندازہ کیا ہے۔

ہر شخص جانتا ہے کہ علاقہ کشمیر کے باشندگان کی غالب اکثریت مسلمان ہے۔ مگر ان پر ایک مشرک حکمران مسلط ہے جو کشمیر کو ہندوانہ رنگ میں رنگین کرنے کے درپے ہے اور اس کی پشت پناہ حکومت ہند ہے جو اس اسلامی علاقہ کو مشرک بنانے کے لئے اس کی ہر قسم کی فوجی امداد کر رہی ہے۔ حکومت ہند ان حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے اور وہ اہل مصر کو ہندوستان کے حالات سے بالکل ناواقف اور ان پر فریب بیانات کی قلعی کھولنے کے ناقابل سمجھتی ہے مگر اس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ایک اسلامی ملک میں اس قسم کے مفتریانہ بیانات کی اشاعت اہل مصر اور دیگر عرب ممالک پر جن کی طرف اس نے بیہودہ سرائی سے پُر "صوت الہند" نام کا پمفلٹ بھیجا ہے ناقابل برداشت تعدی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہندوؤں کے اس زہریلے پراپیگنڈا کے بالمقابل ہندوستانی مسلمان تردیدی بیان شائع کریں گے۔ اور حیدرآباد کشمیر کی مسلم ریاستوں بلکہ خود مملکت پاکستان کے متعلق ہندوؤں کے ارادوں سے پردہ ہٹا کر بلادِ عربیہ میں اپنے کاز کو تقویت دیں گے۔

ہندوستان میں مسلمانوں کی مساجد

پاکستانی جریدہ ڈان نے ۱۲-۶-۴۸ کی اشاعت میں یہ خبر دی ہے کہ شہر سومنات کی جامع مسجد کو ہندوؤں نے مندر بنا لیا ہے اور اس میں مسلمانوں کا داخلہ بند کر دیا ہے یہ مسجد سلطان محمود غزنوی نے ۱۰۲۴ء میں تعمیر کی تھی۔ شہر سومنات ریاست جوناگڑھ کا قدیم ترین شہر ہے۔ اس ریاست کا حکمران مسلمان ہے۔ تقسیم ہند کے موقع پر ہندوستانی ریاستوں کو اختیار دیا گیا تھا کہ وہ جس مستعمرہ سے چاہیں الحاق کر لیں۔ چنانچہ اس ریاست کے مسلمان حکمران نے پاکستان سے اپنا الحاق کر لیا۔ لیکن ہندیونین کے دباؤ اور فوج کشی نے اس کو اپنی ریاست چھوڑ کر کراچی میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ اور ریاست کے مسلمانوں پر ہندوؤں کے ہاتھوں بے پناہ ظلم و تشدد ہونے لگا تا چار پاکستان نے سیکیورٹی کونسل میں شکایت پیش کر دی ہے۔ القصہ وہاں ہندوؤں کا جبر و تشدد حد سے بڑھ گیا ہے حتی کہ اب وہ مساجد کو مندروں میں تبدیل کر کے وہاں اسلام کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔

مسئلہ فلسطین پر ایک مذہبی و سیاسی لیکچر

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد آف قادیان نے فلسطین میں صیہونی ناجائز حکومت کی تاسیس کے موضوع پر لاہور میں ایک لیکچر دیا تھا۔ جس میں آپ نے نیر اسلام کے طلوع اور رسالت محمدیہ کے ظہور کے وقت سے یہودیوں کی اسلام دشمنی کے حالات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر حملہ کرنے کی ناپاک سازشوں کو بیان فرمایا۔ یہ نہایت اعلیٰ پایہ کا لیکچر ہے جو بغداد میں بھی طبع ہوا ہے۔ اس کا ایک نسخہ ہمیں بھی موصول ہوا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ربانی سپاہیوں کی روحانی وردی

"انبیاء و اولیاء ابتلاء سے خالی نہیں ہوتے۔ بلکہ سب سے بڑھ کر انہی پر ابتلاء نازل ہوتے ہیں۔ اور انہی کی قوتِ ایمانی ان آزمائشوں کی برداشت بھی کرتی ہے۔ عوام الناس جیسے خدا تعالےٰ کو شناخت نہیں کر سکتے۔ ویسے اس کے خالص بندوں کی شناخت سے بھی قاصر ہیں۔ بالخصوص ان محبوبانِ الٰہی کی آزمائش کے وقت میں تو عوام الناس بڑے بڑے دھوکوں میں پڑ جاتے ہیں۔ گویا ڈوب ہی جاتے ہیں۔ اور اتنا صبر نہیں کر سکتے کہ ان کے انجام کے منتظر رہیں۔ عوام کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جلشانہ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے۔ اس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا کہ اس کو نابود کر دے بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ تا وہ پودہ پھول اور پھل زیادہ لائے اور اس کے برگ اور بار میں برکت ہو۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ انبیاء اور اولیاء کی تربیت باطنی اور تکمیل روحانی کے لئے ابتلاء کا ان پر وارد ہونا ضروریات سے ہے۔ اور ابتلاء اس قوم کے لئے ایسا لازم حال ہے کہ گویا ان ربانی سپاہیوں کی ایک روحانی وردی ہے جس سے یہ شناخت کئے جاتے ہیں۔ اور جس شخص کو اس سنت کے برخلاف کوئی کامیابی ہو۔ وہ استدراج ہے نہ کامیابی (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۲۴)

ماہ رمضان و تلاوت قرآن

(از ملک فضل کریم خانصاحب محمد نگر میو روڈ لاہور)

(۱) جو شخص قرآن مجید کو صحیح پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور موٹی زبان ہونے کی وجہ سے صحیح تلفظ نہیں کر سکتا۔ رک رک کر یا اٹک اٹک کر پڑھتا ہے۔ اور ایسا پڑھنے سے اسے مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ تو ایسا شخص دوہرے اجر کا مستحق ہے یعنی ایک ثواب قرآن پڑھنے کا اور ایک اس محنت کا جو زبان کی وجہ سے اس کو اٹھانی پڑتی ہے (بخاری و مسلم)۔ (۲) جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا۔ تو قیامت میں اس کے ماں باپ کو ایک تاج پہنایا جائیگا۔ جس کی چمک آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہو گی (ابو داؤد) جب ماں باپ کے ساتھ یہ معاملہ ہے تو نہ معلوم خود اس کے ساتھ کتنا اچھا برتاؤ کیا جائیگا۔

(۳) حافظ قرآن سے کہا جائیگا کہ قرآن پڑھنا شروع کر اور ہر آیت پر ایک درجہ بلند ہوتا چلا جا قرآن مجید کی آخری آیت تیری آخری منزل ہے (ترمذی)

(۴) اللہ تعالےٰ کے کچھ مخصوص لوگ ہیں۔ کسی نے عرض کیا یہ کون ہیں۔ فرمایا اہل قرآن (یعنی قرآن پڑھنے پڑھانے والے) (نسائی) (۵) جس نے قرآن کو سیکھا۔ اس نے نبوت کو اپنی گود میں لیا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی (حاکم) (۶) جب کوئی شخص سجدے کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے۔ تو شیطان کونے میں بیٹھ کر روتا ہے اور کہتا ہے۔ افسوس ابن آدم کو سجدے کا حکم ہوا اس نے سجدہ کر لیا۔ اس پر جنت واجب ہو گئی۔ مجھے سجدے کا حکم ہوا۔ مگر میں نے انکار کر دیا میرے لئے دوزخ کا حکم ہو گیا (مسلم)

لوگو قرآن کی خبر رکھو۔ ورنہ یہ سینہ سے نکل جائے گا۔ خدا کی قسم جس طرح رسی ڈھیلی ہونے سے اونٹ نکل کر بھاگ جاتا ہے۔ اسی طرح تھوڑی سی غفلت کے باعث قرآن سینے سے نکل جاتا ہے۔ (مسلم)

ہر احمدی کا موصی ہونا ضروری ہے۔

اگر ضلالت کا دروازہ کھلا ہے تو رحمت کا دروازہ بھی کھلا ہے

(از مکرم عبد الحمید صاحب آصف واقف زندگی)

۲۲ اور ۲۳ جون کی درمیانی رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ چند مرد اور چند عورتیں کھڑی ہیں۔ اور میں ان سے اسلام کے متعلق گفتگو کر رہا ہوں۔ ایک برقعہ پوش عورت دوران گفتگو میں کہتی ہے۔ کہ نبوت تو بند ہو گئی ہے۔ اب نبی کیسے آ سکتا ہے۔ میں نے اس بات کا جو جواب دیا ہے۔ وہ افادہ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے تا کوئی سعید روح اس سے ہدایت پا وے

میں اس عورت سے کہتا ہوں کہ تم مجھے یہ بتاؤ کہ نبی آتا کیوں ہے۔ اس کے آنے کی کیا ضرورت ہوتی ہے وہ کہتی ہے مجھے تو معلوم نہیں۔ میں اسے کہتا ہوں کہ جس طرح تمہاری پیدائش کا یہ مقصد ہے کہ تم خدا کی عبادت کرو۔ اسی طرح نبی کے آنے کا جو مقصد ہوتا ہے۔ وہ قرآن مجید کی اس آیت میں مضمر ہے اور وہ آیت یہ ہے

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

(سورۃ الجمعہ)

وہی ذات ہے۔ جس نے ان پڑھوں میں سے ایک رسول کو مبعوث کیا جو ان کے پاس اس کی آیتیں پڑھتا ہے۔ اور ان کے نفوس کا تزکیہ کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اور اس رسول کی بعثت سے قبل تم ایک کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ اس آیت میں رسول کے آنے کا وقت اور اس کی بعثت کی غرض بتائی گئی ہے۔ یعنی رسول تب آتا ہے۔ جب کہ دنیا ایک کھلی گمراہی میں مبتلا ہوتی ہے۔ اور اس کے آنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ تاریکی اور ظلمت کے پردوں میں مستور دنیا کو اللہ تعالیٰ کی آیات سنا کر اور اس کے نفوس کا تزکیہ کر کے اور کتاب اور حکمت سکھا کر وہ اسے کھلی گمراہی سے نکال کر ہدایت کے رستہ پر گامزن کر دیتا ہے۔ جب دنیا ایک کھلی گمراہی میں مبتلا ہوتی ہے۔ تو وہ محتاج ہوتی ہے اس بات کی کہ کوئی شخص ایسا آئے۔ جو اللہ تعالیٰ کے تازہ نشانات دکھلائے۔ جو اپنی قوت قدسی سے لوگوں کے ناپاک نفوس کو گناہوں سے پاک کرے جو انہیں خدا تعالیٰ کی کتاب سکھلائے اور اس کے علم اور عرفان سے انہیں مالا مال کر دے۔ جب کوئی قوم ان چاروں باتوں سے محروم ہوتی ہے تو وہ یقیناً ایک کھلی گمراہی میں مبتلا ہوتی ہے خدا تعالیٰ جو رب العالمین ہے۔ اس کی ربوبیت جوش میں آتی ہے۔ اور ایک ایسے انسان کا انتخاب کرتی ہے۔ جو اپنے اندر پاک روح رکھتا ہے۔ اسے رسالت اور نبوت کا خلعت فاخرہ پہنا کر اسے دنیا میں مبعوث کرتی ہے۔ اب اگر اس بات کو مان لیا جائے۔ کہ نبوت بند ہو گئی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ تو اس کے معنے یہ ہوئے۔ کہ اب دنیا کبھی بھی کھلی گمراہی میں مبتلا نہ ہوگی اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دنیا ہمیشہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات دیکھتی رہے گی۔ آپ کے بعد کے لوگوں کے نفوس اس طرح پاک رہیں گے۔ جس طرح کہ صحابہ کرام کے تھے اور وہ خدا تعالیٰ کی کتاب کے علم و عرفان سے مالا مال رہیں گے۔ اب اگر دنیا اس وقت ایک کھلی گمراہی میں مبتلا ہے اور یقیناً مبتلا ہے۔ تو ضروری ہے کہ قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیت کے مطابق ایک رسول آئے جو آ کر اس کھلی گمراہی سے دنیا کو نجات دے۔ نبوت کو بند مان لینے کے یہ معنی ہیں کہ ضلالت کو بند مان لیا جائے۔ اگر ضلالت اور ظلمت کا دروازہ کھلا ہے اور قیامت تک کھلا ہے تو پھر نبوت اور رسالت کا دروازہ بھی یقیناً کھلا ہے۔ اور قیامت تک کھلا رہے گا

یہ بتانے کے لئے کہ دنیا اس وقت ایک نہایت ہی تاریک دور سے گذر رہی ہے۔ کسی تشریح کی ضرورت نہیں جو کچھ دنیا کا حال ہے سب پر عیاں ہے۔ تمام دنیا کی اقوام بگڑ چکی ہیں اور گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں پہنچ چکی ہیں۔

سب انبیاء سے افضل نبی جو کہ سارے انبیاء کی صفات کا اس لئے حامل تھا۔ کہ اس نے ان تمام انبیاء کی اقوام کی اصلاح کی تھی۔ جو کہ اس سے پہلے گذر چکے تھے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت دنیا میں مبعوث ہوئے جبکہ دنیا ایک کھلی گمراہی میں مبتلا تھی۔ صرف ایک قوم ہی نہیں بلکہ دنیا کی تمام اقوام گمراہ تھیں۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی جب کہ تمام انبیاء کی اقوام پھر گمراہ ہو گئی ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماننے والے یعنی مسلمان بھی نام کے مسلمان ہیں اور اس وقت ان کا یہ حال ہے کہ

"کب پیٹ کے دھندوں سے مسلم کو بھلا فرصت
ہے دین کی کیا حالت یہ اس کی بلا جانے"

اس تاریک زمانہ میں جو شخص یہ کہتا ہے کہ اسے نبوت کی ضرورت نہیں وہ اس بیمار کی مانند ہے جس کا جسم بیماری کے گھن سے کھایا جا چکا ہو اور موت کی گود میں وہ جا رہا ہو اور پھر اس بات کا بھی اعلان کر رہا ہو کہ مجھے کسی ڈاکٹر یا حکیم کی ضرورت نہیں

جب تک دنیا گمراہی اور ضلالت میں مبتلا ہوتی رہے گی۔ انبیاء آتے رہیں گے۔ یہ وہ دلیل ہے۔ جو میں نے اپنی خواب میں اس عورت کو دی۔ جس نے یہ کہا تھا کہ نبوت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بند ہو چکی ہے۔ اب یہی دلیل میں بیداری میں ان خوابیدہ لوگوں کو دیتا ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ انہیں کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ یہ لوگ وہی ہیں جن کے متعلق سعید احمد صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر "برہان" رقمطراز ہیں کہ

"زندگی کے ہر شعبہ میں ان پر ادبار و انحطاط کا تسلط ہے۔ اور علم و عمل کے ہر میدان میں وہ سب سے پیچھے نظر آتے ہیں۔ لیکن نادانی اور جہالت کا دورہ ہے۔ اور کسی جگہ دوسری اقوام عالم کی تقلید کا سودا ہے۔ اسلامی انفرادیت بہرحال اس قدر مضمحل ہو چکی ہے۔ کہ آج کل کے مسلمانوں کو بحیثیت مجموعی پہلے زمانہ کے مسلمانوں کا جانشین یا ان کے منصب عظمت کا وارث کہنا اپنی ہنسی خود آپ اڑانے کے مترادف ہے۔ (مسلمانوں کا عروج و زوال)

یہی ایڈیٹر "برہان" خدا تعالیٰ ان کو ان کے اس فعل کی جزائے خیر دے۔ اپنی اس کتاب کے آخیر میں ایک حدیث لکھتے ہیں کہ لن یصلح آخر ھذہ الامۃ الا بما صلح بہ اولہا (مسلمانوں کا عروج و زوال صفحہ ۴۶۱) یعنی اس امت کا آخر انہیں طریقوں سے اصلاح یاب ہوگا۔ جن سے اس امت کے اول کی اصلاح ہوئی تھی۔ یہ حدیث بھی صاف صاف اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ جس طرح اس امت کے اول کی اصلاح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہوئی تھی۔ اسی طرح اس زمانہ میں جس میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں گے اور آپ اپنی امت کی اصلاح فرما دیں گے چنانچہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین ہو کر اور امتی نبوت کا جامہ پہن کر اس زمانہ میں مصلح بن کر آئے ہیں۔ جو آپ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے

شکرانہ فنڈ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"چوتھی قسم خرچ کی جسے اسلام نے پسند کیا ہے۔ اور اس کا حکم دیا ہے۔ وہ خرچ ہے۔ جو بطور شکرانہ کیا جاتا ہے۔ اس میں اور صدقہ میں یہ فرق ہے کہ صدقہ تو کسی مصیبت کے دور کرنے یا کسی مقصد کے حصول کے لئے کیا جاتا ہے۔ مگر شکرانہ کا خرچ حصول مقصد کے بعد یا بلا کے دور ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر مندرجہ ذیل آیت میں ہے۔ کلوا من ثمرہ اذا اثمر واتوا حقہ یوم حصادہ۔ یعنی جو پھل یا غلہ خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اس میں سے کھاؤ اور جس وقت اس پھل یا غلہ کو کاٹو۔ اس وقت خدا تعالیٰ کا حق بھی ادا کرو۔ یعنی کچھ حصہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بطور شکر تقسیم کرو۔ بعض لوگوں نے اس کے معنی زکوٰۃ کئے ہیں۔ اور بعض نے اس حکم کو زکوٰۃ سے منسوخ قرار دیا ہے۔ مگر حق یہی ہے جیسا کہ اس آیت کے موقعہ پر لکھا جائے گا۔ کہ نہ اس جگہ زکوٰۃ کا حکم ہے۔ اور نہ یہ حکم زکوٰۃ سے منسوخ ہے۔ بلکہ اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہو اور تمہاری محنت ٹھکانے لگے۔ تو اس شکر یہ میں کہ خدا تعالیٰ نے تم کو اس قابل بنایا۔ اللہ تعالیٰ کے غریب بندوں کو بھی اس میں سے کچھ حصہ دو۔ اس حکم پر بھی مسلمانوں میں بہت کم عمل رہ گیا ہے۔ حالانکہ یہ خرچ ایسا طبعی خرچ ہے۔ کہ اسے بھولنا نہیں چاہیئے۔ اور ہر کامیابی پر خدا تعالیٰ کی راہ میں کچھ نہ کچھ بطور شکرانہ خرچ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ کامیابی پر الحمد للہ کہنے کا ایک عملی نمونہ ہے"

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ایسی رقوم کے داخلہ کے لئے "شادی شکرانہ فنڈ" کے نام سے ایک مستقل مد قائم ہے۔ پس احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ ہر کامیابی پر کچھ نہ کچھ رقم بطور شکرانہ داخل کر کے اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کے وارث بنیں۔ (نظارت بیت المال)

قرآن کریم کے آخری عشرہ کا درس شروع ہو گیا

"پرسوں سے مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ نے قرآن کریم کی سورہ یٰسین سے آخری عشرہ کا درس شروع کر دیا ہے"۔ (نظارت تعلیم و تربیت)

اطلاع

مکرم و محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے آج مورخہ یکم اگست ۱۹۴۷ء کو اپنے عہدہ "ناظر امور عامہ" کا چارج لے لیا ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ (معاون ناظر امور عامہ۔ جودھامل بلڈنگ لاہور پاکستان)

وصایا

نوٹ ۱:۔ وصیتیں منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کسی موصی کے متعلق کسی قسم کا کوئی اعتراض ہو تو وہ نظارت بہشتی مقبرہ کو اطلاع دے۔

نوٹ ۲:۔ مندرجہ ذیل موصیوں نے اپنی آمد کی وصیتیں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہیں۔ ان کا گذارہ آمد پر ہے۔ ان میں سے ہر ایک نے یہ وصیت نامہ لکھ کر دیا ہے۔ کہ ”میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد .... ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا .... حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی .... حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی“۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

نمبر وصیت	تاریخ جب وصیت ملی	نام معہ ولدیت اور پتہ	ماہوار آمد	حصہ وصیت
۱۰۸۱۵	۲۸ ۶/۴۸	محمد یعقوب خان صاحب ولد احمد خان صاحب مرحوم سکنہ قادیان حال وارد ماڈل ٹاؤن۔ لاہور	۵۶/-	۱/۱۰
۱۰۸۱۶	۸ ۷/۴۸	ناصر احمد صاحب ولد ایم فضل احمد صاحب سکنہ محلہ لوہاراں والہ بھیرہ ضلع شاہپور حال لاہور	۹۶/-	۱/۱۰
۱۰۸۱۷	۱۱ ۶/۴۸	نذیر احمد صاحب ولد چوہدری احمد الدین صاحب سکنہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ حال درویش قادیان	۵۰/-	۱/۹
۱۰۸۱۸	۱۰ ۶/۴۸	جلال الدین صاحب ولد میاں شہاب الدین صاحب سکنہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ حال درویش قادیان	۵۰/-	۱/۱۰
۱۰۸۱۹	۱ ۶/۴۸	محمد یوسف صاحب ولد میاں محمد اسمٰعیل صاحب سکنہ نصیرہ ڈاکخانہ کھاریاں ضلع گجرات حال درویش قادیان	۵۰/-	۱/۱۰
۱۰۸۲۰	۵ ۷/۴۸	عبد الرشید صاحب شرما ولد شیخ عبد الرحیم شرما سکنہ قادیان حال چارج مین گورنمنٹ انڈسٹریل ورکس شاہدرہ	۲۰۰/-	۱/۱۰
۱۰۸۲۱	۱۲ ۷/۴۸	نصیرہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب سکنہ قادیان حال کراچی	۱۰/-	۱/۱۰
۱۰۸۲۲	۶ ۶/۴۸	خواجہ مجید احمد صاحب ولد خواجہ محمد شریف صاحب درویش قادیان	غیر معین آمد	۱/۱۰
۱۰۸۲۳	۸ ۵/۴۸	غلام قادر صاحب۔ عبد الغفار صاحب سکنہ شادیوال ضلع گجرات۔ حال درویش قادیان	۵۰/-	۱/۱۰
۱۰۸۲۴	۵ ۶/۴۸	ملک نذیر احمد صاحب ولد حافظ خالق احمد صاحب سکنہ محلہ گل بادشاہ پشاور۔ حال درویش۔ قادیان۔	۵۰/-	۱/۱۰
۱۰۸۲۵	۸ ۵/۴۸	محمد شریف صاحب ولد میراں بخش صاحب سکنہ شیخ پور ضلع گجرات۔ حال درویش قادیان	۵۰/-	۱/۱۰
۱۰۸۲۶	۷ ۶/۴۸	محمد اکبر صاحب میر ولد محمد بخش صاحب میر سکنہ گجرانوالہ حال درویش قادیان	۵/-	۱/۱۰
۱۰۸۲۷	۱ ۶/۴۸	ولی محمد صاحب ولد شاہ محمد صاحب سکنہ شادیوال ضلع گجرات حال درویش قادیان	۵۰/-	۱/۱۰
۱۰۸۲۸	۲۰ ۵/۴۸	حبیب بخش صاحب ولد باسط بخش صاحب موضع مڈھولی ڈاکخانہ رمضان پور۔ ضلع بدایوں۔ یو۔پی حال [illegible] واقف زندگی	۱۰۰/-	۱/۱۰
۱۰۸۲۹	۷ ۷/۴۸	محمد صادق صاحب ولد پیر محمد صاحب ساکن ٹانگٹ اوسنچے ضلع گوجرانوالہ حال خزانچی محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۳۰/- ایک من گندم ماہوار	
۱۰۸۳۰	۱۸ ۶/۴۸	میر محمد ابراہیم صاحب ظفر واقف زندگی ولد مولوی الف دین صاحب سکنہ سیالکوٹ حال محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۳۵/- ایک من گندم [illegible]	
۱۰۸۳۱	۵ ۷/۴۸	مولوی غلام باری صاحب سیف واقف زندگی ولد حکیم چراغ دین صاحب دفتر تحریک جدید لاہور	۴۰/-	

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

اجلاس جناب مرزا عبد اللہ جان سب جج صاحب درجہ اول پشاور

بمقدمہ: خان بہادر مرزا سکندر خان ولد خیر اللہ خان سکنہ محلہ باجوڑی کلاں شہر پشاور مدعی

بنام:۔ نوروز۔ انور۔ احمد اللہ پسران سرفراز ساکنان گھڑی شاہ محمد تحصیل پشاور۔ سردار ولد اصغر ساکن تخت آباد دوم تحصیل پشاور۔ رضا خان ولد شیر محمد۔ محبت ولد شاہ محمد۔ سعادت ولد اختری ساکن گھڑی شاہ محمد تحصیل پشاور۔ امان اللہ ولد نعمت اللہ۔ ہدایت اللہ۔ عنایت اللہ۔ پسران احمد خان۔ کریم اللہ۔ عبد الوہاب پسران رحمت اللہ ساکنان جبتی بالا تحصیل پشاور۔ ارباب غلام یحیٰ خان ولد ارباب غلام رسول خان سکنہ لنڈی پر بنجو لے تحصیل پشاور۔ عبد اللطیف۔ عبد المجید۔ عبد الحلیم پسران محمد اکرم خان غلام احمد پسر مسماۃ نور جمال بیوہ عبد اللہ ساکنان قادر آباد تحصیل پشاور۔ مسماۃ تاجور۔ مسماۃ ذوالقدر دختران ہاشم۔ اجون روزے۔ رحمان پسران بہرام۔ مسماۃ گلمیرہ بیوہ مشکی۔ مسماۃ ریحیانہ بیوہ لعل زادہ وضابطہ خان پسران خان زادہ۔ گل زادہ ولد شہزادہ مسماۃ نظیرہ۔ مسماۃ دلفروزہ۔ مسماۃ ماہ جبینہ دختران امیر زادہ ساکنان ضخ گوئی تحصیل پشاور۔ عبد الجبار پسر۔ مسماۃ زرعونہ دختر۔ ملوک۔ سیف الملوک سعادت الملوک نابالغان بولایت عبد الرحمٰن چچا زاد برادر۔ مسماۃ بخت آور بیوہ جو نیستی۔ گل رحمٰن ولد محمود سکنہ گوئی تحصیل پشاور۔ وزیر چند۔ ہری چند پسران لوڈ چند ساکنان ڈھکی دالگراں شہر پشاور۔ رضا خان ولد علیم۔ قاسم ولد نقی۔ طاؤس جو نیستی ولد فتح۔ محمود۔ ولد رحمت اللہ۔ خوشحال ولد طور۔ رستم ساکنان اسٹیان تحصیل پشاور۔ حکیم خان ولد گوہر سکنہ گوئی تحصیل پشاور۔ مدعا علیہم۔

دعویٰ دخلیابی ۱۲ مرلہ ۱۰۱ کنال فلجملہ ۴ مرلہ ۳۰۷۳ کنال واقعہ رقبہ سائبان

اشتہار بنام جملہ مدعا علیہم مندرجہ بالا۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں جملہ مدعا علیہم مندرجہ بالا کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ مورخہ ۱۱ ۹/۴۸ کو اصالتاً۔ وکالتاً۔ مختارتاً برائے پیروی مقدمہ ہذا حاضر عدالت ہذا ہوں۔ بصورت عدم حاضری اُن کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۲۰ ۷/۴۸ کو بدستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

عربوں کی مجلس اعلیٰ نے فلسطین میں پھر جنگ شروع کرنیکا اعلان کر دیا

نیویارک میں اسرائیلی حکومت کے پہلے قونصل خانہ کا قیام

دمشق ۲ اگست — ایک اطلاع کے مطابق فلسطین کے عربوں کی مجلس اعلیٰ نے ایک بیان میں اپنے اس فیصلہ کا اعلان کیا ہے۔ کہ فلسطین کی آزادی اور خود مختاری کو برقرار رکھنے کے لئے پھر جہاد شروع کر دیا جائے گا۔ اپنے مقصد کے حصول کے لئے مجلس نے فیصلہ کیا ہے کہ ممالک غیر میں رہنے والے عربوں کو اپنے وطن کے تحفظ میں عملی حصہ لینے کے لئے وسائل بہم پہنچائے جائیں۔

روڈز سے خبر آئی ہے کہ عربوں نے یہودیوں پر یہ الزام لگایا ہے کہ تل ابیب سے حیفہ جانے والی سڑک کے قریب عرب دیہات پر یہودیوں نے ہوائی اور زمینی حملہ کر کے ہزاروں عرب بے پناہ گیروں کو قتل کر دیا ہے اس کے متعلق ابھی تحقیق ہو رہی ہے۔ قاہرہ سے مسلم ورلڈ بیورو نے اطلاع دی ہے کہ فلسطین کے جنوبی حصہ میں مصری اور یہودی فوجیں آپس میں سرگرم پیکار ہیں۔ اور بڑے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے

اتحادی قوموں کے مبصروں کا ایک محافظ سپاہی جو ناروے کا باشندہ تھا جمعہ کے روز یروشلم میں قتل کر دیا گیا۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالرحمن عزام پاشا نے جمیل مردام بے اور دوسرے شامی وزیروں سے طویل ملاقاتیں کی ہیں۔ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ عرب لیڈروں کی کانفرنس میں کون کون سے امور زیر بحث آئے۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع ہے کہ "یہودی ریاست، اسرائیل" کا پہلا قونصل خانہ جمعہ کے روز نیویارک میں کھولا گیا۔

دونوں صوبوں کے امداد باہمی کے عملے کی دوسری نشست

لاہور ——— الفضل کے سٹاف رپورٹر سے ——— ۲ اگست

دونوں صوبوں (مشرقی و مغربی پنجاب) کے امداد باہمی کے عملے کی جو ایک نشست مئی میں شخصی امانتوں اور پرائمری انجمنوں کے اثاثے اور ذمہ واریوں کی تشخیص کے لئے ہوئی تھی اس میں مشرقی پنجاب کے عملے نے کچھ ایسے غلط اعداد و شمار دکھائے کہ مغربی پنجاب کے محکمے نے انہیں قبول نہ کیا تھا۔ انہوں نے بیاس ضلع کی انجمنوں کو غیر مسلم اکثریت کی انجمنیں دکھایا تھا۔ جو حالانکہ مسلم انجمنیں تھیں یا جن میں مسلمان حصہ داروں کی اکثریت تھی۔

چنانچہ ان غلطیوں کے ازالے اور دوبارہ پڑتال کے لئے دونوں صوبوں کے امداد باہمی کے عملے کی ایک اور نشست وسط اگست میں لاہور میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس نشست میں شخصی امانتوں کے علاوہ مرکزی اداروں کے حسابات کی جانچ پڑتال بھی کی جائے گی۔

عرب لیگ حیدرآباد کا مسئلہ حفاظتی کونسل میں پیش کریگی

قاہرہ ۲ اگست معلوم ہوا ہے کہ عرب لیگ اپنے آئندہ اجلاس میں حیدرآباد کا مسئلہ حفاظتی کونسل میں پیش کرنے کے سوال پر غور کرے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لیگ فی الحال برطانیہ کے شاہ جارج کی طرف سے اس مکتوب کے جواب کی منتظر ہے جو نظام دکن نے اول الذکر کو روانہ کیا تھا۔ عرب لیگ کے مقتدر زعماء نے یہ کہا ہے کہ عربوں کو اس کی امید ہرگز نہیں تھی کہ ہندوستان حیدرآباد کے خلاف اتنے اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے گا۔

دریں اثنا حیدرآباد سے یہ تشویشناک خبریں موصول ہوئی ہیں۔ کہ وہاں مختلف شہروں میں ہیضہ خطرناک صورت میں پھوٹ پڑا ہے۔ اور مقامی حکام ہر ممکن احتیاطی تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

اسلامی ممالک حیدرآباد سے سیاسی تعلقات استوار کریں (پیر مانکی شریف)

پشاور ۲ اگست — پیر مانکی شریف نے ایک بیان میں پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ ریاست حیدرآباد سے فوراً سیاسی تعلقات استوار کریں۔ پیر صاحب مانکی شریف نے فرمایا ہے کہ ریاست حیدرآباد ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے۔ اور وہ بین الاقوامی قانون کے مطابق آزادی و خود مختاری کی ہر شرط کو پورا کرتی ہے۔

حیدرآباد کی ناکہ بندی کا ذکر کرتے ہوئے۔ پیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ ناکہ بندی کشمیر کے مسئلہ سے کہیں زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ پیر صاحب نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ حفاظتی کونسل کشمیر کمیشن کو یہ ہدایت کرے گی کہ وہ ہندوستان اور حیدرآباد کے مسئلہ کا بھی جائزہ لے کر رپورٹ پیش کرے۔

(۴) میں پیش کی جائے۔ یاد رہے کہ یہ ریاستیں پاکستان میں شامل ہو گئیں تھیں۔ لیکن بعد ازاں ہندوستانی فوجوں نے ان پر ناجائز قبضہ کر لیا۔ مذکورہ بالا کتاب زیر ترتیب ہے اور اس میں ان معابد و مساجد کی تعداد بھی شامل کی جائیگی جنہیں مندروں میں تبدیل کر لیا گیا ہے اور بے حرمتی کی گئی ہے۔

مٹو پارک "اقبال پارک" کہلائیگا

لاہور ۲ اگست کل لاہور کارپوریشن کا ایک اجلاس کارپوریشن کے میئر میاں عبدالعزیز کی صدارت میں ہوا۔ جس میں یہ تجویز منظور کی گئی ہے کہ منٹو پارک کا نام ڈاکٹر اقبال کی یادگار میں اقبال پارک کر دیا جائے۔

ناکہ بندی کے متعلق حکومت بمبئی کا اعلان

بمبئی ۲ اگست۔ جمعہ کے روز حکومت بمبئی کا جو گزٹ شائع ہوا ہے۔ اس میں اعلان کیا گیا ہے کہ حیدرآباد کو بعض اشیاء نہ بھیجی جائیں۔ غلہ۔ سوتی کپڑا۔ اسٹیشنری پٹرول۔ مشینوں سے چلنے والی گاڑیاں اور ان کے پرزے۔ لوہا اور فولاد۔ ابرک۔ دوائیں ہتھیار۔ گولہ بارود۔ آتشگیر مادہ۔ کیمیاوی مرکبات۔ کھاد چاقو چھری۔ مشینیں اور ہر قسم کے تیل۔

یہی وہ چیزیں ہیں جو حیدرآباد کو فراہم نہ کی جائیں

نہروں کے جھرنوں سے بجلی

لاہور ۲ اگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نہروں کی آبشاروں کے پانی سے بجلی پیدا کرنے کی ایک سکیم پر غور کر رہی ہے یہ سکیم کچھ عرصہ ہوا ایک ریٹائرڈ چیف انجنیئر میاں اقبال حسین نے پیش کی تھی۔ اس کے مطابق صوبہ بھر میں جہاں جہاں نہریں آبشاریں بناتی ہیں وہاں بجلی پیدا کرنے والے چھوٹے چھوٹے انجن لگائے جائیں گے۔ خیال ہے کہ اس طرح ۲۷ ہزار کلو واٹ بجلی پیدا کی جا سکے گی۔

اس طرح پیدا کی ہوئی بجلی بہت سستی رہے گی سکیم پر بہت زیادہ کوئی روپیہ خرچ بھی نہیں ہوگا اور پھر اس بجلی سے چھوٹے چھوٹے بیسیوں کارخانے چلائے جا سکیں گے جن سے سینکڑوں لوگوں کو روزگار مہیا ہو جائیگا۔

ٹرکی مسلم پناہ گزینوں کو پناہ دے گا

لندن۔ یکم اگست بین الاقوامی پناہ گزینوں کی جماعت نے ترکی کے ساتھ ایک معاہدے کا اعلان کیا ہے۔ اس معاہدے کی بناء پر ترکی مسلم پناہ گزینوں کے کنبوں کو ترکی میں آباد کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس معاہدے کی وجہ سے ان پناہ گزینوں کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ جو آجکل جرمنی۔ آسٹریلیا اور اٹلی کے کیمپوں میں مقیم ہیں ان پناہ گزینوں کو فوراً ترکی کا باشندہ بنا دیا جائیگا اور ان کو مناسب ملازمتیں دی جائینگی۔

جہاد اشٹریہ کی ریاستوں میں مسلمانوں پر مظالم

کراچی ۲ اگست کراچی میں جونا گڑھ مناوادر وغیرہ کی ریاستوں کے مسلمان نمائندوں نے فیصلہ کیا ہے کہ کشمیر کمیشن کو ان ریاستوں میں مسلمانوں پر مظالم کی مفصل رپورٹ ایک کتاب کی صورت

مناوادر میں ہندوستانی فوجیں رہینگی

حکومت ہند کا اعلان

نئی دہلی ۱ اگست۔ حکومت ہند کی ریاستی وزارت نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ مناوادر کے علاقے میں مستقل طور پر وارداتیں ہو رہی ہیں۔ اور ہندوستان کی ایک فوجی چوکی پر تو حملہ بھی کر دیا گیا تھا۔ اس لئے حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس علاقے کے وسائل رسل و رسائل کی پوری طرح حفاظت کی جائے۔ چنانچہ حکومت ہند نے اس علاقے کی ہندوستانی فوج کے کمانڈر کو یہ احکامات دئے ہیں کہ وہ اس علاقے پر آئندہ حکم کے موصول ہونے تک قابض رہیں۔

یروشلم کو اسرائیل "کا دارالحکومت بنانیکا ارادہ

بیت المقدس ۲ اگست۔ عرب حلقوں کا بیان ہے کہ یہودی ایک قرارداد تیار کر رہے ہیں جس میں کاؤنٹ برناڈوٹ کی بیت المقدس کو غیر مسلح کرنے کی تجویز کو مسترد کر دیا جائیگا۔ کیونکہ ان کا منشا یہ ہے کہ بیت المقدس کو ان کی نام نہاد حکومت کا دارالسلطنت بنایا جائے

پاکستان اور سوئٹزرلینڈ امن عالم کے لئے اشتراک عمل کرتے رہینگے

کراچی یکم اگست سوئٹزرلینڈ کی کانفیڈریشن کی سالانہ تقریب پر گورنر جنرل پاکستان نے سوئٹزرلینڈ کے ——— کو یہ پیغام تہنیت روانہ کیا ہے:۔

"آپ کے اس قومی دن کی تاریخی تقریب پر میں اپنی حکومت اور پاکستانی عوام کی طرف سے آپ کو دلی مبارکباد کا پیغام روانہ کرتا ہوں۔ جب تمام دنیا سخت مصائب اور ہلاکت و تباہی کے دور میں سے گذر رہی تھی تو سوئٹزرلینڈ نے تمام یورپ کی مصیبت زدہ انسانیت کی خدمت کی۔ پاکستان اور سوئٹزرلینڈ نے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے مجھے امید ہے کہ اس سے دونوں ملکوں کے درمیان پہلے سے بھی زیادہ مضبوط تعلقات قائم ہو جائیں گے۔

مسٹر کاٹن کا لائسنس منسوخ کر دیا

لندن دو اگست۔ برطانیہ کی منسٹری آف سول ایوی ایشن نے عارضی طور پر امریکی ہوا باز مسٹر سڈنی کاٹن کا فلائنگ لائسنس اس وقت تک منسوخ کر دیا ہے۔ جب تک وہ حیدرآباد کو سامان پہنچانے کے بارے میں تحریری طور پر اپنی کارروائی کے لئے وجہ جواز پیش نہیں کر دیتے۔ آسٹریلوی نژاد مسٹر کاٹن لندن کے مشہور تاجر ہیں اور گذشتہ ۳۲ سالوں سے ان کے پاس لائسنس موجود تھا۔ برطانوی حکومت کی کارروائی ہندوستانی حکومت کے احتجاج کا نتیجہ ہے۔